Date:______ Day:______

سوال نمبر 3

س: اسلام میں صدقات اور زکوۃ........؟

ج: **تعارف**

دین اسلام میں صدقات و زکوۃ کے نظام پر بہت زور دیا گیا ہے۔ دنیا کے کسی اور مذہب میں یہ سہارا عنصر نہیں پایا جاتا ہے۔ زکوۃ و صدقات کے نظام کو آپ ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بہت اہمیت دی۔ موجودہ دور میں مسلم ممالک زکوۃ کے نظام کو بہتر طریقہ پر لاگو کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔

قرآن پاک و حدیث کی روشنی میں زکوۃ و صدقات کی اہمیت

ذریعہ تزکیہ نفس

زکوۃ کی اہمیت اس بات سے عیاں ہو جاتی ہے کہ زکوۃ تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے۔ زکوۃ کی ادائیگی کی بدولت انسان کا نفس برائیوں سے پاک ہو جاتا ہے اور اسے نیکی کی طرف رغبت ہوتی ہے۔

"اے نبی ﷺ! ان کے مالوں میں سے صدقہ لے کر ان کا تزکیہ نفس کریں۔" — القرآن

زکوۃ سے انسان کا نفس پاک صاف ہو جاتا ہے

سچے مومن کی نشانی

زکوۃ وصدقات کے فرض کو ادا کرنا سچے
مومنین کی نشانی میں سے ایک نشانی ہے۔
"اور وہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ
ادا کرتے ہیں"۔ القرآن

تعلق اللہ کی مضبوطی کا ذریعہ

زکوۃ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو مضبوط
کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے
انسان کو اللہ پاک کی قربت ملتی ہے
جو کہ بہت نصیب کی بات ہے۔

"اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو
اور اللہ سے تعلق مضبوط رکھو"۔ القرآن

دوہرا اجر کا ذریعہ

ہر مسلمان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ
زیادہ سے نیکیاں کرے اور اجروثواب
حاصل کریں تاکہ اس کی اخروی زندگی
آسان ہو۔ آپ نے فرمایا
"رشتہ دار کو صدقہ دینا دوہرا اجر
رکھنا ہے، یہ صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی"۔
الحدیث

مصارف زکوۃ

اسلام میں زکوۃ کے آٹھ مصارف متعین ہیں جن کو زکوۃ دی جاسکتی ہے۔

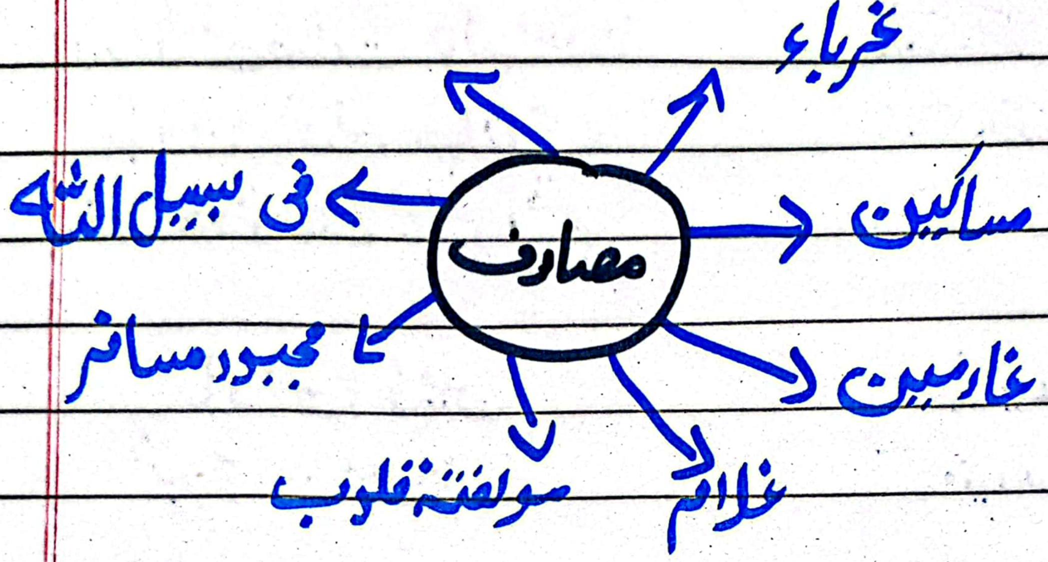

اسلام کے نظام زکوۃ میں نہ صرف اس بات کا تعین کیا گیا ہے کہ کن کو زکوۃ دی جائے بلکہ اس چیز کا بھی علم ملتا ہے کہ کون سے افراد زکوۃ کے حق دار نہیں۔

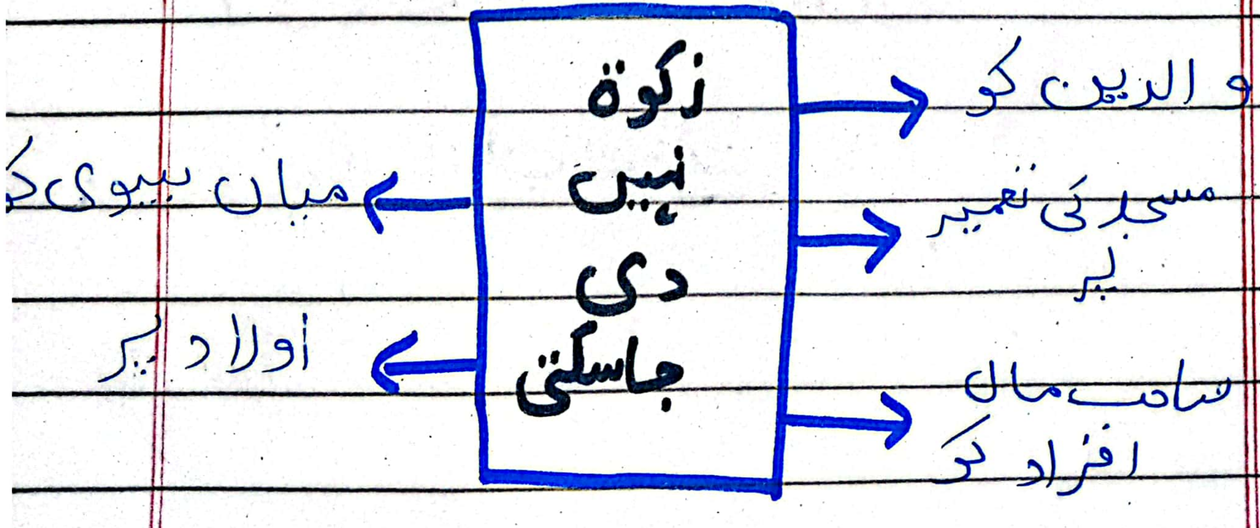

Date:________ Day:________

نصاب زکوۃ

نظام زکوۃ میں نصاب زکوۃ کی تعلیم بھی ملتی ہے

ساڑھے سات تولہ سونا	2.5%
باون تولہ چاندی	2.5%
ان دونوں کے برابر رقم	2.5%
بارانی زمین	۱۰ فیصد پیداوار پر
نہری زمین	۵ فیصد
۵ اونٹ	ایک اونٹ
۳۰ بیل گائے	ایک جانور
۴۰ بھیڑ بکریاں	ایک جانور

زکوۃ کے روحانی اثرات

۱۔ قبر کے عذاب سے نجات

مسلمان جب زکوۃ ادا کرتا ہے تو اسے روحانی طور پر سکون ملتا ہے کیونکہ زکوۃ اس کے لیے قبر کے عذاب سے نجات کا موجب بنتی ہے

"اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کے لیے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے۔" الحدیث

جذبہ شکر پیدا ہوتا ہے

جو لوگ زکوۃ ادا کرتے ہیں ان میں جذبہ شکر پیدا ہوتا ہے جو کہ ان کے لیے روحانی تسکین کا باعث بنتا ہے۔

"اور تم شکر ادا کرو میں تمہیں اور عطا کروں گا۔" القرآن

روحانی تسکین

زکوۃ کی ادائیگی روحانی تسکین کا موجب ہے کیونکہ زکوۃ کی ادائیگی ایک فرض ہے تو جب مسلمان اپنا فرض ادا کرتا ہے تو اس کے دل کو سکون میسر ہوتا ہے۔

زکوۃ کے اخلاقی اثرات

جذبہ ہمدردی

زکوۃ کی ادائیگی انسان میں جذبہ ہمدردی پیدا کرتی ہے۔ جب انسان اپنے ہاتھوں سے زکوۃ کی رقم غرباء میں تقسیم کرتا ہے تو اسے ان لوگوں کے دکھ درد

کا احساس پیدا ہوتا۔

الحدیث "تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا"۔

مال کی محبت کا خاتمہ

زکوٰۃ انسان میں سے مال کی محبت کو کم کر دیتا ہے۔ اس کا دل دولت کی لالچ سے پاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مال و دولت ایک فتنہ ہے۔

"مال و دولت میری امت کے لیے سب سے بڑا فتنہ ہے"۔ **الحدیث**

بددیانتی و خیانت سے دوری

زکوٰۃ کی ادائیگی انسان کو بددیانتی اور خیانت جیسے رذائل اخلاق سے پاک کر دیتی ہے۔ کیونکہ انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ خدا کی طرف سے مقرر کردہ ہے اس میں خیانت ممکن نہیں

اجتماعی اثرات

مال میں برکت

زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں کمی کے بجائے مال میں برکت ہوتی ہے۔ یہ مال میں اضافہ کا باعث بنتی ہے

القرآن "اور اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے"۔

Date: Day:

ارتکاز دولت کا سدباب

زکوٰۃ معاشرہ سے دولت کے ارتکاز کو ختم کر دیتی ہے اور مال و دولت میں گردش پیدا ہوتی ہے۔

القرآن "او ران کے امراء سے لی جائے اور فقراء میں تقسیم کر دی جائے۔"

غربت میں کمی

غربت ایک بہت بری بیماری ہے۔ زکوٰۃ اس بیماری کا بہترین علاج ہے۔ **حضرت علیؓ نے فرمایا** غربت انسان کو کفر تک لے جاتی ہے

جرائم کا خاتمہ

جب زکوٰۃ سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے تو ساتھ ہی جرائم میں بھی کمی واقع ہوتی ہے کیونکہ غربت انسان کو جرائم کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

جذبہ اخوت

زکوٰۃ کی ادائیگی سے لینے والے اور دینے والوں میں محبت و اخوت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔

"اور مسلمان آپس میں بھائی ہیں"

القرآن

خلاصہ

دین اسلام کا نظام زکوٰۃ ایک جامع اور مکمل نظام ہے۔ اس سے انسان کو روحانی و اخلاقی تسکین ملتی ہے اور سماجی ترقی کی راہ ہموار

Date: Day:

سوال نمبر 1

عقیدہ رسالت بیان کریں ......؟

تعارف

عقیدہ رسالت دین اسلام کے پانچ بنیادی عقائد میں سے ایک اہم عقیدہ ہے۔ عقیدہ رسالت مسلمان کی فلاح و کامیابی کا ضامن ہے۔ یہ انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

لغوی معنی

رسالت کے لغوی معنی پیغام پہنچانے کے ہیں۔

اصطلاحی معنی

اصطلاح میں اس سے مراد اللہ پاک کے بھیجے ہوئے تمام رسولوں پر ایمان لائے اور ان کے لائے ہوئے دین اسلام پر من و عن عمل کیا جائے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں عقیدہ رسالت اہمیت

عطاء خداوندی

تمام رسول کرام اللہ پاک کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ یہ عطاء خداوندی ہیں جو کہ ہر امت پر اتارے گئے

القرآن "اور ہم نے بھیجے ہیں ہر امت پر رسول"

رسول کی اطاعت

رسول کی اطاعت دین اسلام میں لازمی ہے۔ اس کی اتنی اہمیت ہے کہ رسول کی اطاعت اللہ پاک کی اطاعت سے منسلک ہے۔

"جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی"۔ الحدیث

دین اسلام میں جن افراد کو رسول کا درجہ دیا گیا وہ بے مثال خوبیوں کے مالک تھے جو کسی عام آدمی میں نہیں پائی جاتی ہے۔

رسول کے خوائص

بشریت

رسول کے خوائص میں پہلی خوبی یہ ہے کہ رسول بشر ہوتا ہے۔ وہ نہ کوئی روحانی مخلوق میں سے ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی فرشتہ۔

اور کہہ دیجیے! اگر ہوتے زمین پر فرشتے چلتے پھرتے تو ہم ان میں سے رسول بھیجتے"

Date:_______ Day:_______

اس آیت سے یہ بات بیان ہوتی ہے کہ زمین پر انسان بستے ہیں لہذا جو رسول مبعوث ہوئے وہ بھی انسان ہی تھے

معصوم

رسول کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ معصوم ہوتا ہے۔ وہ برائیوں سے پاک ہوتا ہے نیکی کی رغبت دیتا ہے اور گناہوں سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔

امانت دار

اللہ پاک نے جتنے بھی انبیاء کرام مبعوث فرمائے وہ سب کے سب امانت دار تھے وہ اللہ پاک کا پیغام من وعن لوگوں تک پہنچا دیتے تھے۔

"اور وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا" القرآن

صادق

رسول کے لیے لازم ہے کہ وہ سچا ہو جھوٹ سے نفرت ہو۔ سچائی کو فروغ دے آپؐ رسالت سے قبل بھی صادق و امین کے لقب سے مشہور تھے۔

اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی رسول بھیجے وہ سب ان خوبیوں سے مزین تھے۔ دین اسلام میں رسولوں کی آمد کا تمام آپ ﷺ کی بعثت کے بعد مکمل ہوا۔

"اور محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، وہ آخری رسول اور خاتم النبیین ہیں۔" القرآن

عقیدہ رسالت کے اثرات

نیکی کی رغبت

تمام رسولوں نے مسلمانوں کو نیکی کا حکم دیا اور برائی سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ لہٰذا عقیدہ رسالت کے ماننے والوں میں نیکی سے محبت پیدا ہوتی اور بدی سے نفرت جنم لیتی ہے۔ اور یہ نیکی ان کے لیے جنت کی راہ ہموار کر دیتی ہے۔

"بے شک نیک لوگ جنت میں ہوں گے۔"

القرآن

Date: Day:

سچ بولنے کا جذبہ

عقیدہ رسالت پر یقین رکھنے سے انسان میں سچ بولنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ تمام رسولوں میں صداقت کی خوبی پائی جاتی تھی۔ لہٰذا ان کے ماننے والوں میں بھی سچ فروغ پاتا ہے۔

"سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور جھوٹ ہلاک کر دیتا ہے۔" الحدیث

صبر کی تلقین

دین اسلام میں مبعوث ہونے والے تمام رسولوں نے صبر کی تلقین کی۔ اس سے انسان کی زندگی میں بھی صبر پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب انسان رسولوں کی پیروی کرتا ہے تو وہ صبر کی خوبی کو اپناتا ہے جس سے اسے اللہ پاک کا ساتھ نصیب ہوتا ہے

"بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" القرآن

جذبہ شکر پیدا ہوتا ہے

عقیدہ رسالت انسان کو شکر گزار بنا دیتا ہے۔ ہر رسول نے اللہ پاک

شکر ادا کیا۔ اس سے ان کے پیروی
کرنے والوں میں بھی جذبہ شکر پروان چڑھتا ہے۔

اجتماعی اثرات

تفرقہ کا خاتمہ

عقیدہ رسالت پر یقین رکھنے والے
یکجا ہو جاتے ہیں۔ وہ تفرقہ کے فتنہ سے دور
رہتے ہیں۔ جس سے معاشرہ میں امن قائم رہتا ہے۔

باہمی محبت

مزید یہ کہ اس سے لوگوں میں باہمی محبت
پیدا ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں دیکھا جاتا ہے کہ ایک
خاندان سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں محبت ہوتی ہے اسی طرح رسولوں پر
یقین رکھنے سے جذبہ
محبت پیدا

مساوات کو فروغ ملتا ہے

دین اسلام میں کسی رسول کو دوسرے سے
افضل قرار نہیں دیا گیا۔ جب اللہ پاک کے محبوب بندے
مساوی درجہ رکھتے ہیں تو انسان کیونکر برتر ہو سکتے
ہیں۔ اس سے معاشرہ میں مساوات کو فروغ ملتا ہے۔

خلاصہ

عقیدہ رسالت اسلام کا بنیادی
جزو ہے اس پر ایمان لائے بغیر کوئی
شخص مسلمان قرار نہیں دیا جا سکتا۔
یہ عقیدہ انسان کی زندگی کے ہر پہلو پر گہرے اثرات
مرتب کرتا ہے

سوال نمبر 6

تعارف

اسلام وہ دین ہے جو نہ صرف اپنے ماننے والوں کو مقام و مرتبہ فراہم کرتا ہے بلکہ اقلیتوں کو بھی اہم مقام عطا کرتا ہے اسلام میں اقلیتوں کو مختلف حقوق کا حق دار قرار دیا ہے۔

ہندوستان

ہندوستان میں اقلیتوں کے ساتھ اچھا سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔ اس کی بہترین مثال ہندوستان میں موجود مسلمانوں کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک ہے۔ مسلمانوں کو مساجد جانے سے روکا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مساجد کو مسمار کرنے کی روش بھی پائی جاتی ہے۔ مسلمانوں پر زندگی تنگ کرنے کی کوئی کوشش ناکام نہیں جانے دی جاتی۔

دین اسلام میں اقلیتوں کی حیثیت و کردار

برابری کا درجہ

اسلام میں اقلیتوں کی حیثیت عام انسانوں کی طرح ہی ہے جیسے کہ مسلمانوں کی ہے۔ اقلیتوں کو کمتر درجہ نہیں دیا جاتا کیونکہ دین اسلام میں اگر کوئی برتری کا درجہ ہے تو وہ صرف تقویٰ ہے

نہ ہی مذہب۔

"اور تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے ہیں، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کالے کو گورے پر، گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں، اگر ہے تو نہ صرف تقویٰ کی بنیاد پر" **القرآن**

دین اسلام میں اقلیتوں کے حقوق متعین ہیں جن کی ادائیگی مسلم پر لازم ہے۔

جان کے تحفظ کا حق

اقلیتوں کی جان بھی اسی قدر قیمتی ہے جس قدر کسی مسلمان کی جان۔ اسلام میں غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک کا درس دیا ہے اور ان کی جان کے تحفظ کا حکم دیا ہے۔

"جس نے کسی ذمی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو سے بھی دور رہے گا۔" **الحدیث**

میت کی عزت کا حق

اسلام تو وہ مذہب ہے جو نہ صرف زندہ غیر مسلموں کو حقوق فراہم کرتا ہے بلکہ مردہ ذمیوں کی میت کو بھی عزت و آبرو کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

Date: Day:

واقعہ

ایک مرتبہ آپ ﷺ بیٹھے تھے تو اچانک باہر سے ایک یہودی کا جنازہ لے جایا گیا، آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہاں موجود صحابہ کرام ؓ نے پوچھا کہ وہ تو یہودی تھا آپ ﷺ کیوں کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **کیا وہ انسان نہ تھا۔**

بیماری کی حالت میں عیادت کا حق

مسلمانوں پر لازم ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم بیمار ہو یا کوئی تکلیف میں ہو تو اس کی مدد کی جائے، اس کی تیمارداری کی جائے۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ کا ایک خادم لڑکا جو کہ یہودی تھا بیمار ہو گیا۔ آپ ﷺ اس کی خیریت دریافت کرنے کی خاطر اس کے گھر تشریف لے گئے اور کئی گھنٹوں اس کے ساتھ اور اس کے والدین کے ساتھ بیٹھے رہے۔

مال و دولت کے تحفظ کا حق

اسلام میں غیر مسلموں کو مال و دولت کے تحفظ کا حق بھی حاصل ہے۔ ان کے مال کو بھی مسلمانوں کے مال کی طرح ہی حفاظت کا حقدار ٹھہرایا گیا ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: ذمیوں کے مال کا تحفظ بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا کے مسلمانوں کے مال کا۔

معاشی آزادی

دین اسلام اقلیتوں کو زندگی کے مختلف پہلوؤں میں آزادی فراہم کرتا ہے۔ غیر مسلموں کو اسلام میں معاشی آزادی حاصل ہے۔ ان کو سوائے ایسے کاروبار کے جو دین اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہو جیسے شراب کا کاروبار وغیرہ جس سے منع ہے، کے علاوہ جائز ہے۔

آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے ادوار میں ذمی تجارت بھی کرتے، طب میں بھی جاتے اور دیگر پیشے بھی اختیار کرتے۔

مالی معاونت کا حق

غیر مسلموں کی مالی معاونت کا حق بھی دین اسلام انہیں فراہم کرتا ہے۔ اگر ذمی مالی طور پر ابتر ہوں، بھوک بیماری، مفلسی کا شکار ہو، تو دین اسلام ان کی مدد کی تلقین کرتا ہے۔

حضرت عمرؓ نے اپنے دور حکومت میں غریب اور بوڑھے ذمیوں کے لیے وظائف

مقرر کر رکھے تھے

مذہبی آزادی

اسلام وہ مذہب ہے جو زبردستی کا قائل نہیں اس میں کسی بھی شخص کو دین اسلام کے دائرہ میں داخل ہونے کے لیے مجبور نہیں کیا جاتا جو بھی اس کا حصّہ بنتا ہے وہ اپنی رضامندی و خوشی سے شامل ہوتا ہے۔

"اور دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں"۔ القرآن

انصاف کا حق

اسلام میں عدل و انصاف پر بہت زور دیا جاتا ہے عدل و انصاف کا دائرہ صرف مسلمانوں تک محدود نہیں ہے رنگ، نسل، زبان اور مذہب کے بالاتر ہو کر فراہم کیا جاتا ہے۔

ایک دفعہ ایک عیسائی شخص حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ فلاں مسلمان نے ہمارے گرجا گھر کی دیوار گرا کر اس کو مسجد کے حصہ میں شامل کر دیا ہے۔ آپ نے حکم دیا کہ مسجد کا وہ حصّہ گرا دیا جائے جو گرجا گھر کے حصّے میں بنایا گیا ہے۔

تعلیم کے حصول کا حق

دین اسلام میں ذمیوں کو تعلیم کے حصول سے نہیں روکا جاتا۔ بلکہ ان کو تعلیم کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ کے دور میں کئی غیر مسلم آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور سوال جواب کرتے۔ اور علم حاصل کرتے۔

خلاصہ

دین اسلام میں اقلیتوں کو خاص حیثیت حاصل ہے۔ اسلام زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ان کے حقوق کو یقینی بناتا ہے۔ ان کے حقوق کو سلب نہیں کیا جاتا۔

سوال نمبر 2

تعارف

دین اسلام کا عدالتی نظام دنیا کا ایک منفرد عدالتی نظام ہے۔ اس کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔ اسلام کے نظام عدالت میں برابری کا عنصر پایا جاتا ہے۔ ہر شخص انصاف کا حق دار کہلاتا ہے۔

اسلامی عدالتی نظام کے فلسفے

عدل کا پیکر

اسلام کے عدالتی نظام میں عدل ایک اہم فلسفہ ہے جس کی بنیاد پر عدالتی نظام کی عمارت کھڑی ہے۔

"بے شک اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔" القرآن

ایک دفعہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں ایک فاطمہ نامی قبیلے کا خاتون کے لیے قریش کے سرداروں نے سفارش کی۔ اگرچہ اس نے چوری کی ہے لیکن آپ ﷺ اس کی سزا میں نرمی کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اگر اس کی جگہ فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔"

مساوات

اسلام کے عدالتی نظام کی ایک اہم سیڑھی مساوات ہے جہاں ہر شخص کو یکساں عدل و انصاف فراہم کیا جاتا ہے

حضرت عمرؓ کے دور میں ایک دفعہ
میں حضرت عمرؓ اور مریکی قاضی کے
سامنے پیش ہوئے۔ آپؓ کا شاہانہ
استقبال کیا گیا، قاضی آپؓ کے احترام
میں اٹھ کھڑا ہوا۔ آپؓ نے سخت
ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ کیسا نظام عدل
ہے جہاں خلیفہ اور عام انسان میں فرق
کیا جاتا ہے۔

احتساب کا حق

دین اسلام کے عدالتی نظام
میں احتساب کو بنیادی اہمیت
دی جاتی۔ نظام احتساب، عدالتی
نظام کا ایک اہم فلسفہ ہے۔

ایک مجلس کے دوران ایک آدمی کھڑا
ہوا اور حضرت عمرؓ سے سوال کرنے لگا
کہ آپؓ نے یہ نئی قمیض کیسے بنائی جبکہ
ہم سب کو تو ایک ایک چادر ملی تھی
میں سے قمیض نہیں بن سکتی تھی۔ تو اس
پر حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ ایک چادر
مجھے میرے بیٹے نے اپنے حصہ میں سے دی تھی
اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام
کے عدالتی نظام میں شاہ و گدا سب برابر ہیں

Date: Day:

بیت المال میں عدل

بیت المال کی رقم کو استعمال کرنے کے حوالے سے بھی اسلام میں عدل و انصاف پر مبنی تلقین ملتی ہے۔ حضرت علیؓ کے بھائی نے کچھ رقم بیت المال سے لی مقروض وقت پر ادا نہ کر سکے تو حضرت علیؓ نے ان کی سرزنش کی اور انصاف کا بول بالا کیا۔

سماجی انصاف

اسلام سماجی انصاف کو ممکن بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ تاکہ کوئی شخص انصاف سے محروم نہ رہے۔

اللہ پاک کی محبت کا ذریعہ

اسلام نے عدل و انصاف کرنے والوں کو اللہ پاک کی محبت کے حصول کا حقدار کر دیا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں اللہ پاک کی محبت کو حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اور عدل کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

"بے شک اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں
کو پسند کرتا ہے" **القرآن**

قاضیوں کے ذریعہ

دین اسلام میں سماجی انصاف
کی فراہمی کا ذمہ قاضیوں کے ذمہ
ہے آپ ﷺ اور تمام صحابہ کرامؓ
نے اپنے ادوار میں قاضیوں کا
تقرر کیا تاکہ انصاف کی فراہمی کو
ممکن بنایا جاسکے۔

خواص قاضی

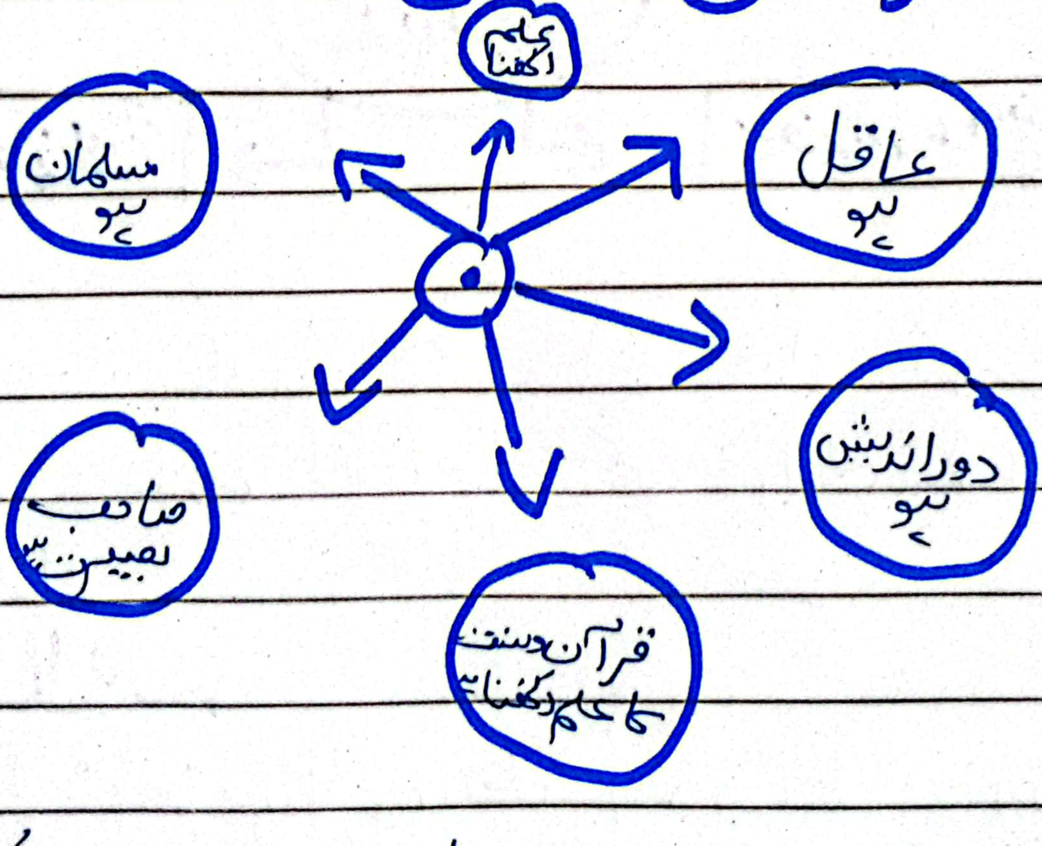

اسلام میں سماجی انصاف کی
فراہمی صرف قاضیوں کے
ذریعہ ہی لازم نہیں بلکہ

امیر حکومت پر بھی لازم ہے کہ وہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرے اور سماجی انصاف کو پروان چڑھائے۔ مگر شومئی قسمت موجودہ دور میں اسلامی ممالک کے امیر حکومت اسلام کے نظام انصاف وعدل کو کچھ بھول سا گئے ہیں۔ یہی ان کے زوال کی نشانی ہے۔

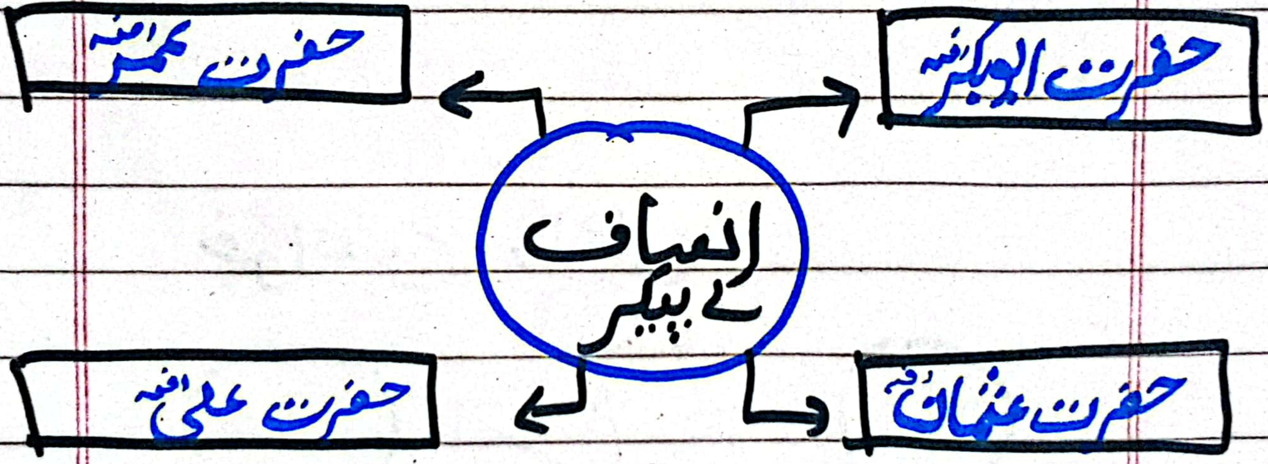

چاروں صحابہ کرامؓ نے اپنے ادوار حکومت میں سماجی انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا۔

خلاصہ

اسلام کا عدالتی نظام دنیا کا بہترین نظام ہے۔ اس میں کسی شخص کے ساتھ امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔ یہی نظام مسلمانوں کی کامیابی کا ضامن ہے۔